خواتین کے لیے صاف ستھرا تفریحی ادب
ماہنامہ
آنچل
کراچی
Naeyufaq.com

ماہنامہ
آنچل
کراچی
بانی مدیرہ زیب النساء
مدیر اعلیٰ مشتاق احمد قریشی
مدیرہ قیصر آراء
نائب مدیرہ سعیدہ نثار
گروپ ایڈیٹر طاہر احمد قریشی
مدیرہ معاون جویریہ احمد
روبین احمد
جلد 41
شمارہ 09
دسمبر 2019
نئے افق
گروپ آف پبلیکیشنز
نئے افق آنچل حجاب
اشتہارات اور دیگر معلومات
0300-8264242
رکن آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی
رکن کونسل آف پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹر
رکن چیمبر آف کامرس
www naeyufaq.com
Aanchal & Hijab
Official Group
/women.magazine

ابتدائیه

دانش کده

همارا آنچل

سلسله وار ناول

ناولٹ

مکمل ناول

افسانه

پبلشر مشتاق احمد قریشی پرنٹر جمیل حسن مطبوعہ ابن حسن پرنٹنگ پریس ہاکی اسٹیڈیم کراچی
دفتر کا پتا: 81 نیپئر بیرکس، ہاکی کلب آف پاکستان، اسٹیڈیم زد آنچل پریس کراچی 75510

سرورق: عروج شمیم ...... آرائش: روز بیوٹی پارلر..... عکاسی: موسیٰ رضا

مستقل سلسلے

خط و کتابت کا پتہ: "آنچل" پوسٹ بکس نمبر 75 کراچی 74200 فون: 021-35620771/2
03008264242 یکے از مطبوعات نئے اُفق پبلی کیشنز۔ ای میل Info@naeyufaq.com

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دسمبر ۲۰۱۹ء کا شمارہ آپ کے ذوق مطالعہ کی تسکین کے لیے حاضر ہے۔

آپ کی محبتوں نے آنچل کو اپنے دل کی آواز بنایا ہے اس دور میں جبکہ خواتین کے تمام پرچے تنزلی کی طرف جارہے ہیں یہ آپ کی محبت ہے جو آنچل کو ترقی کی نئی منزلوں کی جانب گامزن کیے ہوئے ہے۔ آپ کی خوب صورت تحریریں ہمارے لیے کسی اثاثے سے کم نہیں جو آنچل کو دن بدن کامیابی کی طرف لے کر جارہا ہے۔ امید ہے آپ کا قلمی تعاون برقرار رہے گا۔

جیسا کہ آپ سب جانتے ہی ہیں کہ آج کل سازش کے تحت ہماری نئی نسل کو ایک منظم طریقے سے بے راہ روی کا شکار کیا جارہا ہے اور اس سلسلے میں کئی عوامل کارفرما ہیں جیسا کہ موبائل نیٹ ورک‘ ٹی وی ڈرامے اور منشیات میں ملوث افراد بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں‘ ہماری نسلوں کو روایات سے دور کیا جارہا ہے اور اس سلسلے میں اہم کردار ہمارے آج کل بننے والے ڈرامے ادا کررہے ہیں۔ جس میں نئی نسل کو بڑوں کے ادب وآداب سے دور کیا جارہا ہے‘ بہن بھائی کے رشتے میں پیار‘ محبت اور تقدس ختم ہوکر رہ گیا ہے بلکہ اس کی جگہ نفرت اور خود غرضی نے لے لی ہے۔ اس بگاڑ کو کون کس طرح درست کرے گا اور اس کے منفی اثرات سے کیسے بچا جائے یہ سب کس نے سوچنا اور کرنا ہے۔

اس ہی طرح ہماری قومی زبان کے ساتھ میں کیا جارہا ہے کہ اس کو جان بوجھ کر تنزلی کا شکار بنایا گیا ہے اور غیر ملکی زبان وبیان کو زیادہ اجاگر کیا گیا ہے اور ہماری نئی نسل اپنی قومی زبان سے بے بہرہ نظر آرہی ہے جس میں ہم سب ہی قصوروار ٹھہرتے ہیں۔ اپنے مصنفین اور قارئین سے التماس ہے کہ وہ اس بات پر غور کریں اور اپنی قومی زبان کی ترقی وترویج کے لیے کوشش کریں اور زیادہ سے زیادہ اردو کے الفاظ کا استعمال عام کریں تاکہ ہماری قومی زبان اپنا کھویا ہوا وقار دوبارہ حاصل کرپائے۔

دسمبر کا مہینہ شروع ہونے والا ہے اور سرد ہواؤں کا آغاز ہوچکا ہے۔ یقیناً آپ نے گرم کپڑے نکال لیے ہوں گے۔ ماہرین موسمیات کے مطابق اس بار سردی کی شدت میں اضافہ ہوگا۔ لہٰذا اپنا خیال رکھیے گا۔

اس ماہ کے ستارے:

صدف آصف، قرۃ العین سکندر، عدیقہ محمد بیگ، صبا ایشل، ام اقصیٰ، ام ہانی۔

اگلے ماہ تک کے لیے اللہ حافظ۔

مدیرہ

قیصر آرا

حمد

کرو آغاز دن کا تم فقط اس کی ثناؤں سے
وہی محفوظ رکھے گا تیرے گھر کو بلاؤں سے

وہ بن مانگے ہی دیتا ہے اسی سے مانگ کر دیکھو
وہ خوش رہتا ہے اے لوگو فقط اپنے گداؤں سے

بھروسا اس پہ رکھتے ہیں یقین کامل وہ دیتا ہے
جو اس کا ذکر کرتے ہیں بچاتا ہے بلاؤں سے

جسے ڈر ہے خدا کا وہ بھروسا اس پہ کرتا ہے
وہ ڈرتا ہی نہیں سن لو زمانے کے خداؤں سے

اسی کے حکم سے کلیاں مہکتی پھول کھلتے ہیں
اسی کے حکم سے پانی برستا ہے گھٹاؤں سے

اسے بھولے ہوئے ہیں کیوں بھلاتا جو نہیں ہم کو
وہ سب کو یاد آتا ہے معطر سی ہواؤں سے

جہاں کا ہر بشر اس کی امانت وہ امیں ٹھہرا
اٹھا لے جاتا ہے اس کو وہ اس کے آشناؤں سے

ہدایت ان کو دیتا ہے ہدایت چاہتے ہیں جو
وہ راضی ان سے ہوتا ہے بلاتے ہیں دعاؤں سے

خدا کی یاد سے معمور دل دنیا سے کیا لے گا؟
اسے فرصت نہیں ملتی کنول اس کی ثناؤں سے

یاسمین کنول

جہاں میں دیپ خوشیوں کے جلانے آگئے آقاﷺ
زہے انسان کی قسمت جگانے آگئے آقاﷺ

لبوں پر پپڑیاں سی جم گئی تھیں تشنہ کامی سے
مئے توحید لوگوں کو پلانے آگئے آقاﷺ

وہ بن کر رحمتہ اللعالمین تشریف لائے ہیں
خطا کاروں کو رب سے بخشوانے آگئے آقاﷺ

بتوں سے پاک کر ڈالا خدائے پاک کے گھر کو
نشان تک بت پرستی کا مٹانے آگئے آقاﷺ

گناہگاروں، خطاکاروں، سر محشر نہ گھبراؤ
لیے دامن میں بخشش کے خزانے آگئے آقاﷺ

پھنسے تھے جو سیاہ کاری خطا کاری کی دلدل میں
انہیں نار جہنم سے بچانے آگئے آقاﷺ

قمر جو لوگ اپنی سرکشی پر ناز کرتے تھے
خدا کے سامنے ان کو جھکانے آگئے آقاﷺ

ریاض حسین قمر

editor_aa@naeyufaq.com
www.facebook.com/EDITORAANCHAL

عائشہ خان...... لاہور

پیاری عائشہ! سدا شادرہو، ہم آپ کو ہرگز نہیں بھولے اور اس بات کا ثبوت آپ کی تحریر ملتے ہی شائع کردینا ہے۔ اب بھی محبت کا جواب تو محبت سے ہی دیا جاتا ہے ناں، یہ بات بھی آپ جانتی ہیں اور جس موضوع پرآپ نے قلم اٹھایا اسے انتظار نہیں کرواسکتے تھے۔ اس لیے بھی جلدی شامل کی۔ اللہ سبحان وتعالیٰ آپ کا اور ہمارا ساتھ یونہی برقرار رکھے آمین، دعاؤں کے لیے جزاک اللہ۔

شگفتہ شفیق...... کراچی

پیاری شگفتہ! سدا شادرہو، یہ جان کر بے حد دکھ ہوا کہ آپ کینسر جیسے موذی مرض میں مبتلا ہیں۔ بے شک یہ ایک بڑی آزمائش ہے لیکن یہ آزمائش بھی اللہ کے نیک بندوں پر ہی آتی ہیں اور پھر دنیا میں ایسی کوئی بیماری نہیں جس کا علاج نہ ہو۔ امید ہے آپ بھی مایوس ہونے کے بجائے اللہ کے قریب ہونے کی کوشش کریں گی۔ اللہ سبحان وتعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اورآپ کو صحت وتندرستی سے بھرپور زندگی نصیب فرمائے آمین۔

افشاں علی...... کراچی

ڈیئر افشاں! جگ جگ جیو، یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ آپ بھی صاحب کتاب ہوگئی ہیں۔ ''ڈھلتی شام کے گہرے سائے'' کے عنوان سے آپ کی کتاب کی اشاعت پر ڈھیروں مبارک باد۔ ویسے بھی آج کل مطالعہ کا شغف رکھنے والے اور کتاب دوست لوگ بہت کم رہے گئے ہیں۔ ایسے میں خواتین کا اس شعبہ میں ذوق شوق سے آگے آنا بے حد اچھا ہے۔ یہاں تک کہ ٹی وی پر بھی ہماری مصنفین کو پزیرائی مل رہی ہے۔ اللہ سبحان وتعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ آپ کے قلم میں مزید وسعت عطا فرمائے اورآپ یونہی ترقی وکامیابی کی راہیں طے کرتی رہیں۔

حرا قریشی...... ملتان

پیاری حرا! سدا سہاگن رہو، یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ ہماری پیاری سی مصنفہ پیا دیس سدھار گئی ہیں۔ اس خبر کے ساتھ ہی آپ کی بہت سی تحریریں ذہن میں ابھریں جنہیں قارئین نے بے حد پسند کیا تھا۔ امید ہے شادی کے بعد بھی رابطہ برقرار رہے گا اور لکھنے کا شوق بھی جاری رہے گا۔ اللہ سبحان وتعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ آپ کو زندگی کے اس سفر میں بہت سی خوشیاں عطا فرمائے اورآپ کا ہم سفر آپ کی خواہشوں اور آرزوؤں کے دیپ سدا روشن رکھے آمین۔

سباس گل...... رحیم یار خان

ڈیئر سباس! مانند گل مہکتی رہو، شعری مجموعے کی اشاعت پر ڈھیروں مبارک باد۔ بہت کم لوگ ایسے ہیں جنہیں نثر اور شاعری دونوں پر عبور حاصل ہوتا ہے اورآپ کا شمار بھی ہماری ایسی ہی مصنفین میں ہوتا ہے جن کی نہ صرف تحریریں قارئین کی داد وتحسین سمیٹتی رہی ہیں بلکہ ان کی شاعری میں بھی قارئین کو جذبوں کا ایک جہان آباد نظر آتا ہے۔ اللہ سبحان وتعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ آپ کو بہت سی کامیابیاں نصیب فرمائے اور آسمان ادب کے روشن ستارون میں آپ کا نام بھی سدا جگمگاتا رہے آمین۔

حمیرا قریشی...... حیدر آباد

پیاری حمیرا! سدا آبادرہو آپ کی جانب سے خط موصول ہوا، بہت عرصہ بعد آپ کی آمد اچھی لگی۔ حقیقتاً زندگی بہت مصروف ہوگئی ہے لیکن جو بچھڑ جاتے ہیں ان کی کمی ہمیشہ رہتی ہے۔ آپ نے مصروفیت میں بھی ہمارے لیے وقت نکالا اچھا لگا اب کوشش کریں کہ پرانا تعلق پھر سے برقرار ہوجائے۔ دعا ہے کہ اللہ سبحان وتعالیٰ آپ کو ڈھیر وخوشیاں دیکھنا نصیب فرمائے آمین۔

صباء انمول...... ننکانہ صاحب

عزیزی صباء! جیتی رہو، آپ کی تحریر ''عزت'' کے عنوان سے موصول ہوئی پڑھ کر اندازہ ہوا کہ ابھی آپ کو بہت محنت کی ضرورت ہے۔ انداز تحریر بے حد کمزور سا محسوس ہوا۔ ویسے بھی محنت کے بغیر کوئی بھی مصنف نہیں بن سکتا۔ اس کے لیے

مشتاق احمد قریشی

ترجمہ۔ جنہوں نے اپنے دین کو دنیا میں لہو ولعب (کھیل تماشا) بنا رکھا تھا اور جن کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔ سو ہم بھی آج کے روز ان کا نام بھول جائیں گے جیسا کہ وہ اس دن کو بھول گئے اور جیسا یہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔ (الاعراف۔۵۱)

تفسیر۔ آیتِ مبارکہ میں ایسے لوگوں کو متنبہ کیا جا رہا ہے جو دین کو اہمیت نہیں دیتے اور دنیا کے فریب میں اس قدر مبتلا ہو جاتے ہیں کہ دین ان کے لیے بس کھیل تماشا یا کسی وقتی ضرورت کی چیز بن کر رہ جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے دلوں سے چونکہ آخرت کی فکر نکل جاتی ہے اس لیے وہ دین میں بھی اپنی مرضی اور ضرورت کے مطابق ترمیم واضافہ کرنے سے باز نہیں آتے۔ دین کے جس حصے کو چاہتے ہیں عملاً چھوڑ دیتے ہیں یا اُسے اہمیت نہیں دیتے۔ اگر دیتے بھی ہیں تو کھیل کود کا رنگ دے کر اپنی طرف سے طرح طرح کا اضافہ کرکے اس کی اصل ہیئت بدل کر رکھ دیتے ہیں۔ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا جرم ہے۔ اس طرح دین کی اہمیت ووقعت ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔ احکامِ الٰہی اور فرائض پس پشت چلے جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں نہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہوتا ہے اور نہ ہی روزِ آخرت پر یقین۔ ان کے لیے یہ دنیا اور اس کی آسائشیں ہی سب کچھ ہوتی ہیں۔ وہ دنیا میں ہی ہر طرح کے مزے لوٹنا چاہتے ہیں اور آخرت کو بھولے رہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ جو بڑا ہی رحیم وکریم ہے اپنے بندوں کے لیے کھول کھول کر پوری تفصیل سے سمجھاتا ہے تاکہ کل روزِ آخرت بندے یہ نہ کہہ سکیں کہ اے باری تعالیٰ! ہمیں تو اس کی کچھ خبر ہی نہ تھی۔ اس لیے اللہ اپنے بندوں پر ہر طرح سے اتمامِ حجت کرتا ہے۔ آیت مبارکہ میں بھی وہ اپنے ایسے بندوں کو جو مسلمان تو ہوتے ہیں لیکن دین کو اپنے رنگ میں رنگنے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ کی پکڑ کو بھول جاتے ہیں ان کو آگاہ فرما رہا ہے کہ جس طرح تم نے روز آخرت کا خیال دل سے نکال دیا یا اس کی کوئی فکر نہیں کی ایسے ہی اللہ تعالیٰ جو مختارِ کل' مالک الملک ہے اِس طرح فرما رہا ہے کہ میں بھی انہیں آخرت کے روز بھول جاؤں گا یعنی ان کے ساتھ اس روز رحم کا معاملہ نہیں کیا جائے گا۔

حدیث میں آتا ہے کہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ ایسے تمام بندوں سے دریافت فرمائے گا' کیا میں نے تجھے بیوی بچے نہیں دیئے تھے؟ عزت واکرام سے نہیں نوازا تھا؟ کیا اونٹ اور گھوڑے تیرے تابع نہیں کر دیئے تھے؟ کیا تو سرداری کرتے ہوئے لوگوں سے چنگی وصول نہیں کرتا تھا؟ وہ کہے گا یا اللہ یہ سب باتیں صحیح ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا' کیا تو میری ملاقات کا یقین رکھتا تھا؟ وہ کہے گا نہیں' اللہ تعالیٰ فرمائے گا' پس جس طرح تو

ایم سحر

آنچل کے اس سلسلے میں سب بہنیں سنجیدہ اور عمدہ لکھتی ہیں۔ میں نے سوچا کہ میں کچھ طنز و مزاح سے بھرپور لکھوں، جانے میرے جوابات قارئین کو پسند آتے بھی ہیں کہ نہیں البتہ نا چاہتے ہوئے بھی ایک شریر مدہم سی مسکراہٹ ضرور آپ کے لبوں پر مچلے گی اور مسکرانا صدقہ ہے۔

۱:۔آپ کے نزدیک زندگی کا حسین دور؟

☆جوانی پھر نہیں آنی کرلے موج مستی اور من مانی۔

۲:۔کیسی طالبعلم تھیں، صرف پڑھائی پر ہی توجہ دی یا غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لیا؟

☆اول تو مشکل سے پڑھنے کی اجازت ملی تھی اور غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لے کر پڑھائی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے۔ بالکل صابن کی طرح۔

۳:۔کون سا مضمون سخت ناپسند تھا؟

☆یہ دل جلی میتھ پتا نہیں کہاں سے آگئی ہے نصاب میں ہونہہ۔

۴:۔اپنی تعلیم کو کس طرح کام میں لارہی ہیں؟

☆دن رات ڈائجسٹ پڑھ پڑھ کر۔ ہاں بھئی ہم نے کون سا آفس جانا ہے۔

۵:۔آپ اپنے کس استاد سے زیادہ متاثر ہیں؟

☆استاد نصرت فتح علی خان اور استاد امانت علی سے متاثر ہوں۔

۶:۔پابندیاں صلاحیتوں کو متاثر کرتی ہیں یا شخصیت کی مثبت تعمیر کے لیے ضروری ہیں؟

☆پابندیوں نے صلاحیتوں کو متاثر کیا۔ اچھے بھلے انسان کو چوہا بنادیا۔ یہ میری ذاتی رائے ہے۔

۷:۔حقوق اللہ اور حقوق العباد کا اہتمام کرتی ہیں؟

☆جی کوشش کرتی ہوں رب کریم اپنے گناہگار بندوں کو معاف کرنے والا مہربان رب ہے ہمارے لاکھ گناہوں کو بھی معاف کردیتا ہے یہ اس کا خاص کرم ہے اپنے بندوں پر جو ہمارے عیبوں پر پردہ ڈالتا ہے۔ حقوق العباد ہائے ربا جتنا بھی خیال رکھو پھر بھی منہ چڑھائے برائیاں ہی برائیاں خیر ہم بھی کسی کی چوکھٹ پر تھوڑی بیٹھے ہیں۔

۸:۔اپنی شخصیت کو کس طرح بیان کریں گی۔ آپ میں کیا خوبیاں اور خامیاں ہیں؟

☆آہم آہم۔ خوبیاں کام چور نکمی کھی کھی کرنا، نہیں نہیں شکر ہے سب اتنا تو کہتے ہیں کہ کوکنگ اچھی کرتی ہو، فلاں اچھے بنالی ہو سلائی بھی بہترین ہے۔ برداشت کر جاتی ہوں بس نہ پوچھو خامیاں بتاتے ہوئے بہت شرم آرہی ہے اس لیے آپ سب کے سامنے زیادہ شرمندہ ہونا مناسب نہیں۔

۹:۔غم اور خوشی کے موقع پر آپ کا ردعمل کیا ہوتا ہے؟

☆چپکے چپکے روتے رہنا اور سب کے سامنے دلیر بننا یہ تو غم کا سین ہے اور خوشی کے موقع پر اب کون سا ہم نے بھنگڑے ڈالنا ہوتے ہیں یا رقص کرتے کرتے کودنا ہے رے بس چپ بھی کر جا زیادہ دانت نہ نکال جانتے ہیں سب تو آج بہت خوش ہے یہ سنتے ہی خوشی سرانوالی گئی بھاڑ میں ہاہاہاہا۔

۱۰:۔کن باتوں سے خوف آتا ہے؟

☆نہ پوچھ بہن! یہ ساس جو ہے ناں بھوت کی طرح ہر وقت سر پر سوار رہتی ہے اور نندوہ تو ہے ہی نری چڑیل سسر کو تو بس وقت پر روٹی چاہیے شوہر صاحب تو ہیں ہی گونگے، بس انہی باتوں سے خوف آتا ہے۔

۱۱:۔کس مقام پر پہنچنا چاہتی ہیں؟

☆اے ذرا موڈ ٹھیک کر بڑے کام کا سوال پوچھا ہے انہوں نے...... میں جی میں رائٹر بننا چاہتی ہوں۔

۱۲:۔محبت پر یقین رکھتی ہیں؟

☆جی یہ محبت کیا ہوتی ہے جی، کسی لڑکے کے چنگل میں پھنس جانا اللہ توبہ میں بڑی سیانی ہوں میری محبت تو امی ابو، بہن بھائیوں اور دوست احباب کے لیے ہی کافی ہے

قسط نمبر 39

اقرأ صغیر احمد

یہ چراغ بے نظیر ہے یہ ستارہ بے زباں ہے
ابھی تجھ سے ملتا جلتا کوئی دوسرا کہاں ہے
کبھی پا کے تجھ کو کھونا کبھی کھو کے تجھ کو پانا
یہ جنم جنم کا رشتہ تیرے میرے درمیاں ہے

﴿گزشتہ قسط کا خلاصہ﴾

انشراح کو اپنے تلخ رویے پر بے حد شرمندگی محسوس ہوتی ہے۔ جب ہی وہ نوفل سے معذرت کرنا چاہتی ہے لیکن نوفل اب اس کو کوئی بھی موقع دیے بغیر اس بات کا احساس دلاتا ہے کہ جو کچھ اس نے کیا تھا وہ بھی اب اتنی آسانی سے بھولنے والا نہیں۔ نانی اور بابی کی اسلام آباد سے واپسی تاخیر کا شکار ہوجاتی ہے۔ اس دوران انشراح زرقا بیگم کے قریب ہونے کی کوشش کرتی ہے لیکن نوفل کے طنزیہ انداز اسے عجیب اضطراب میں مبتلا رکھتے ہیں۔ رضوانہ بیگم اپنے شوہر شوکت کی واپسی کا سن کر پریشان ہوجاتی ہیں کیونکہ وہ نہیں چاہتیں کہ ان کی خود غرضی اور عمرانہ سے جھگڑے کی خبر شوکت صاحب کو ہو اسی لیے وہ زید سے بات کرتی ہیں تا کہ وہ دونوں بہنوں میں صلح کرا سکے۔ زید بھی اس بات پر آمادہ نظر آتا ہے اور یوں دونوں بہنوں میں پھر سے صلح ہوجاتی ہے۔ مدثر صاحب صالحہ کے ہمراہ شاپنگ پر جاتے ہیں تو اس دوران ان کی ملاقات مائدہ اور عمرانہ سے ہوتی ہے جو کہ گاڑی خراب ہوجانے پر ڈرائیور پر برہم نظر آتی ہیں۔ ایسے میں صالحہ آگے بڑھ کر عمرانہ کو گھر چھوڑنے کی پیشکش کرتی ہیں جس پر وہ تذبذب کا شکار نظر آتی ہیں لیکن مائدہ فوراً ہی باپ کے ہمراہ جانے پر آمادہ ہوجاتی ہے ناچار عمرانہ کو بھی پیش قدمی کرنی پڑتی ہے۔ نوفل کے پاس آفس میں ایک اجنبی خاتون آتی ہے اور اس کا چہرہ جیسے ہی نوفل کے سامنے آتا ہے وہ انتہائی مشتعل ہوجاتا ہے اور اس عورت سے درخواست کرتا ہے کہ وہ یہاں سے چلی جائے ورنہ وہ ضرور کوئی گستاخی کر بیٹھے گا۔ نوفل کا یہ لہجہ شعوانہ کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کردیتا ہے۔ وہ واپسی کے لیے باہر نکلنا چاہتی ہیں لیکن چکرا کر وہیں گر جاتی ہیں دوسری طرف نوفل کے دل کی بھی عجیب حالت ہوجاتی ہے ان کو اس حال میں دیکھ کر۔

(اب آگے پڑھیے)
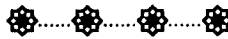
نوفل کے لہجے کی وحشت و درشتی نے انشراح کو حیران کردیا تھا وہ اس وقت بے حد ذہنی دباؤ کا شکار دکھائی دے رہا

صدف آصف

وصل کو کیسے معتبر سمجھیں
ہجر کا خوف دل پر طاری ہے
آج تو دل کی بات کہنے دو
آج کی شام تو ہماری ہے

پرندوں کی چہچہاہٹ اور شور سے امبرین احسن کی آنکھ کھل گئی تھی۔ ایک خوشگوار سا احساس من میں جاگا، منہ ہاتھ دھو کر چائے بنانے کے ارادے سے اپنے کمرے سے باہر نکل آئی۔ کیتلی میں پانی بھرا اور کچھ سوچ کر چولہے کی آنچ ایک دم ہلکی کردی۔ اس کی ساس کو تازہ چائے پسند تھی۔ اسی لیے کاہلی سے سوچا ان کے ساتھ ہی ناشتہ کرلے گی، اپنے لیے چائے بنانے کا ارادہ موقوف کردیا تھا۔

امبرین سعدیہ بیگم کے جاگنے کا انتظار کرنے لگی۔ نئی نئی شادی ہوئی تھی، دونوں میں ابھی اس قدر بے تکلفی بھی نہیں ہو پائی تھی کہ وہ جھٹ سے جا کر انہیں ناشتے کے لیے اٹھا دیتی۔ گھڑی پر نگاہ دوڑاتے ہوئے وہ سستی سے لاؤنج میں آ گئی، من میں جانے کیا سمائی کہ کھڑکی پر پڑے ریشمین بھاری پردوں کو ہلکا سا سرکایا تو روشنی سے آنکھیں چکا چوند ہوگئیں۔ شفاف شیشے کے پار بہار کے خوب صورت اور دلفریب رنگ چھائے ہوئے تھے، نگاہوں کو تراوٹ محسوس ہوئی۔ ماحول میں پھیلی گھٹن اور حبس کی وجہ سے ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے لطف اندوز ہونے کے لیے من بے قرار ہونے لگا تھا۔

اس نے بے ساختہ ہاتھ بڑھایا اور چٹخنی گرا دی۔ اس کے بعد شیشہ کھولنے کی بڑی کوشش کی مگر ناکام رہی۔ گرد و غبار سے اٹی ہوئی کھڑکی، شاید بہت عرصے تک بند رہنے کی وجہ سے جام ہو چکی تھی، اس نے بہت زور لگایا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔ امبرین کو بھی ضد ہوگئی پہلے کچن سے گیلا کپڑا لا کر شیشے اور اطراف کی لکڑی کو ٹھیک سے صاف کیا۔ اس کے بعد ڈھونڈ ڈھانڈ کر تیل کی کپی لائی اور قبضوں میں تیل ڈالا، بڑی جدوجہد کے بعد بالآخر وہ کھڑکی کھولنے میں کامیاب ہو گئی۔ نئے موسم کا پیغام لے کر کھلنے والے پھولوں نے اس کے حسین چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دی تھی۔ وہ اندر تک ترو تازہ ہوگئی۔ تازہ ہوا نے ماحول میں پھیلی گھٹن کو بھی کم کردیا تھا، امبرین باہر کے دلکش منظر میں کھوسی گئی تھی۔

''ارے..... ارے..... دلہن یہ کھڑکی کیوں کھولی ہے؟'' اپنے پیچھے سے آنے والی تیز آواز پر وہ چونک کر مڑی۔

''جی..... وہ..... امی میں نے تازہ ہوا کے لیے کھولی ہے۔'' اس نے دھیرے اقرار جرم کیا۔

''فوراً اسے بند کرو۔ تمہیں پتا نہیں ہے درختوں سے

قرۃ العین سکندر

راہوں پہ تیری آن کے قربان محبت
بکھرے پڑے ہیں کتنے ہی دیوان محبت
طاقت سے بناتی ہے کبھی تاج محل یہ
جذبوں کے دیس کی ہے حکمران محبت

"سر حماد نے جو آرٹیکل لکھنے کو کہا تھا وہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟" سارہ نے درشہوار کے کیبن میں آ کر اس سے دریافت کیا تو۔وہ بری طرح چونک کر رہ گئی۔

"اف......وہ تو میرے دماغ سے ہی نکل گیا تھا شکر ہے یاد کروا دیا ورنہ سر حماد کھڑوس نے تو میری کلاس لے لینی تھی پکی والی۔" درشہوار نے ماتھے پر ہلکی سی چپت لگائی، جیسے خود کو کوس رہی ہو۔

"اب ایسے تو نہ کہو، سر نے سن لیا تو تمہارے ساتھ میں بھی لپیٹ میں آ جاؤں گی۔ تمہارے تو یہاں بہت طرف دار ہیں میرا کون خیر خواہ ہے۔" سارہ نے مسنی شکل بناتے ہوئے کہا تو درشہوار اس کی شکل دیکھ کر ہنس دی۔

"ویسے کون ہے میرا اتنا خیر خواہ؟" درشہوار نے پوچھا۔ سارہ قبل اس کے کہ جواب دیتی تب ہی عقب سے فیروز نے مخاطب کیا۔

"کیا بات ہے کوئی کام وام بھی ہو رہا ہے یا......" فیروز بخت نے سیدھا درشہوار پر طنز کیا جو اس وقت دونوں پاؤں جوتوں سے آزاد کیے کرسی سے ٹیک لگائے سارہ سے محو گفتگو تھی۔

"اچھا جناب...... جو حکم۔ ویسے خود موصوف کیا کر رہے ہیں اس وقت؟" سارہ ہنس دی۔

"اسٹاف کی خبر گیری کرنا بھی تو کام ہی ہے۔" فیروز بخت بھی اپنے نام کا ایک ہی ڈھیٹ واقع ہوا تھا۔ اس کی ذومعنی بات پر سارہ نے درشہوار کو دیکھا جو فیروز کی تیز نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہا تھا۔

"سارے اسٹاف کی یا صرف کسی ایک خاص ہستی کی؟" سارہ نے شرارتی لہجے میں پوچھا کیونکہ فیروز بخت کی محبت اب کوئی ڈھکی چھپی بات تو رہی نہیں تھی۔ سارے عملے کو فیروز کی درشہوار کے لیے وارفتگی کا بخوبی اندازہ تھا۔ درشہوار نے کبھی فیروز کی حوصلہ افزائی نہیں کی تھی تو کبھی دل شکنی بھی تو نہ کی تھی۔

"ویسے ایک خاص اطلاع یہ ہے کہ میں اب کرائم برانچ کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہوں؟" فیروز بخت نے کہتے ہوئے درشہوار کے چہرے کو بطور خاص دیکھا۔ وہ اس کے چہرے سے اس کے دل کا حال جان لینا چاہتا تھا اور سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں درشہوار کے چہرے کا رنگ بدلا ضرور تھا۔

"اچھا یعنی اب آپ اپنے اصل مقام تک پہنچ گئے ہیں۔ آپ کی تو ہمیشہ رپورٹنگ زبردست رہی ہے۔ سر

قسط نمبر 19

عشنا کوثر سردار

کچھ روز پہلے تازہ ہوا جن پہ تھی حرام
وہ بھی دل و دماغ کے در کھولنے لگے
اپنے وطن کی صورت حال دیکھ کر
گونگے بھی میرے شہر کے اب بولنے لگے

﴿گزشتہ قسط کا خلاصہ﴾

وقار الحق حملے سے خود کو بچا لیتے ہیں اور حملہ کرنے والے کو بھی زمین بوس کر دیتے ہیں۔ وار کرنے والے میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ وہ اٹھ کر دوبارہ وار کرتا مگر وہ فاطمہ بی بی کا نام لے کر وقار الحق کو ششدر کر دیتا ہے۔ جنت کو وقار الحق کے بچ جانے کا دکھ ہوتا ہے۔ پنچ انہیں تسلی دیتا ہے لیکن وہ عجیب بے چینی کا شکار رہتی ہیں۔ وقار الحق کا دل کسی صورت فاطمہ بی بی کو قصور وار ماننے کو تیار نہیں ہوتا۔ ان کی نظر میں حملہ جنت بی بی نے کرایا تھا۔ حملہ آور کی بات پر انہیں کسی طور پر یقین نہیں ہوتا۔ ریحان میاں فاطمہ بی بی سے انہیں اپنانے کی بات کرتے ہیں جس پر وہ تلملا کر دادی جان کی مہربانی یاد دلاتی ہیں جس پر ریحان میاں بے فکری سے ہنس دیتے ہیں۔ وقار الحق کی سر راہ جنت بی بی سے ملاقات ہو جاتی ہے۔ جنت بی بی انہیں دیکھ کر اپنائیت کا اظہار کرتی ہیں۔ وقار الحق ان کی کسی بات کو خاطر میں نہیں لاتے اور ان سے حملہ آور کو بھیجنے کی وجہ دریافت کرتے ہیں۔ جنت بی بی اس بات سے منکر ہو کر فاطمہ بی بی پر الزام لگا دیتی ہیں۔ فاطمہ بی بی رجت سنگھ کی ذات میں الجھتی اس سے سوال کرتی ہیں کہ وہ پڑھا لکھا شخص معمولی نوکری کر رہا تھا اور یہ ہی بات فاطمہ بی بی کی الجھن کا باعث تھی۔ انہوں نے رجت سنگھ کو چھپ کر نماز پڑھتے بھی دیکھا تھا۔ ان کے سوال پر رجت سنگھ انہیں اپنے بارے میں مختصر بتاتا ہے۔ ریحان میاں دادی جان سے فاطمہ بی بی کے متعلق بات کرتے ہیں تو دادی جان انہیں خاموش کرا دیتی ہیں۔ لیکن خود الجھ جاتی ہیں اور نواب صاحب سے وقار الحق اور فاطمہ کے رشتے کو ختم کرنے کی بات کرتی ہیں۔ نواب صاحب انہیں یاد دلاتے ہیں کہ وہ خود اس رشتے کو برقرار رکھنا چاہتی تھیں۔ پردادی جان اب اس بات کو اہمیت نہیں دیتیں۔ دوسری طرف وقار الحق جنت بی بی کی سازشوں کی وجہ سے فاطمہ بی بی کو مجبوراً اپنی زندگی سے نکالنے کا فیصلہ کر لیتے ہیں۔

(اب آگے پڑھیے)

❁......❁......❁......❁
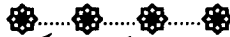
فاطمہ بی بی بہت پریشان تھیں، تاج بیگم نے محسوس کیا تھا مگر کچھ کہہ نہ سکیں۔ بن ماں باپ کی بچی تھی۔ کوئی اور سہارا نہ

عنیقہ محمد بیگ

وقت کے بے ثبات لمحوں میں
ہنس کے جینا کمال ہے جاناں
خود سے ملنا بہت ضروری ہے
خود سے ملنا محال ہے جاناں

"میں اس سے بہت محبت کرتا تھا اور وہ بھی مجھ سے بہت محبت کرتی تھی مگر یہ تھا..... اور "تھی" میں ایسا کیوں سوچ رہا ہوں۔ میں تو اس سے بہت محبت کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا مگر وہ اب مجھ سے نہیں بلکہ کسی اور سے محبت کرنے لگی ہے..... مجھ سے "وفا" کرکے اس نے اپنے والدین کو چھوڑ دیا پھر وہ مجھ سے کیسے بے وفائی کرسکتی ہے۔" اس نے لمبا سانس لے کر خود کو تسلی دی اور پھر اسے لگا کہ سب کچھ پہلے جیسا ہے مگر جو وہ دیکھ کر آیا تھا۔ اس کے بعد کیسے یقین آسکتا تھا۔

"ہاں تم بے وفا ہو ارم..... بے وفائی تمہارے خون میں شامل تھی..... جب تم نے میرے ساتھ کورٹ میرج کی اور اپنوں کے لیے تم "بے وفا" ثابت ہوئی..... تمہیں بے وفا ہونے کا خطاب مل گیا تھا..... بس میں ہی نہیں سمجھ سکا۔" وہ مسلسل اسے دیکھ کر سوچ رہا تھا، جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی بے خبر لوشن لگا رہی تھی۔ اچانک وہ دبی آواز میں غزل گنگنانے لگی۔

ساحل پر کھڑے ہو تمہیں کیا غم چلے جانا
میں ڈوب رہا ہوں ابھی ڈوبا تو نہیں ہوں
اے وعدہ فراموش میں تجھ سا تو نہیں ہوں
ہر ظلم تیرا یاد ہے بھولا تو نہیں ہوں

اس کی غزل نے مزید اس کے تن بدن میں آگ بھڑکا دی اور اس کا چہرہ غصہ سے سرخ ہونے لگا تھا۔

"ارم میں تمہارا ساحل ہوں اور میں نے تمہیں ڈوبنے نہیں دیا۔ اماں نے جب ہم دونوں کی محبت کو قبول نہیں کیا تو میں نے اماں سے جدا ہوکر تمہارا ساتھ دیا۔ میں نے اس وقت تمہارا ہاتھ تھاما جہاں اکثر لڑکے فیملی اور سوشل پریشر میں ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اور تم..... اب بارہ سال کے بعد میرا ساتھ چھوڑ رہی ہو کسی اور کی خاطر..... تمہیں میری محبت کی قدر نہ ہو مگر مریم کی تو فکر ہوتی، تمہاری بیٹی کو جب اس بات کا علم ہوگا تو سوچو کیا بیتی گی اس پر، میری بیٹی اور میں تو کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔" اس کی آنکھوں میں نمی سی آگئی۔

"مرد کبھی روتا نہیں..... ارم مگر سچی محبت کرتا ہو تو اس کے آنسو چھلک ہی پڑتے ہیں۔" اس نے کروٹ بدل لی۔

وہ بالوں کا جوڑا بنا کر بولی۔

"آفتاب..... کل کہیں ڈنر پر چلیں، پچھلے ایک ہفتہ سے آپ آفس سے لیٹ آتے ہیں اور صبح جلدی چلے جاتے ہیں، مجھے تو آپ بات کرنے کا موقع ہی نہیں دے رہے۔" اس نے پیار سے آئینے سے نظر ہٹا کر اس کو دیکھا پر دوسری طرف خاموشی ہی رہی۔ وہ حیرت سے بیڈ کے پاس آکر اس کے سامنے کھڑی ہوگئی..... اس کو جاگتا دیکھ کر وہ بے چینی سے بولی۔

"آپ میری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہے؟"

"کس بات کا جواب دوں....." وہ خفگی سے بولا۔

حصہ 12

صائمہ قریشی

مجھے کھو کر وہ پچھتاتے تو ہوں گے
جفا پر اپنی شرماتے تو ہوں گے
نہ ملتی ہوگی جب رونے کو تنہائی
بھری محفل سے گھبراتے تو ہوں گے

(گزشتہ قسط کا خلاصہ)

احمر کے تحائف دے کر جانے کے بعد ردا وجاہت کو فون کرتی ہے اور اس سے سکینہ کے حوالے سے بات کرتی ہے۔ وجاہت سکینہ کو اپنانے کا خواہش مند ہوتا ہے لیکن اس کے نزدیک والدین کی رضامندی زیادہ اہم ہے یہ بات وہ ردا کو بھی بتا دیتا ہے۔ حکیم اللہ اور جمشید حسن کو پاکستان لے آتے ہیں۔ حسن ہر ایک سے لاتعلق نظر آتا ہے اور یہی بات کلیم اللہ اور خدیجہ بیگم کو پریشان کیے رکھتی ہے۔ ہاجرہ حسن کی فجیعہ سے محبت دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے۔ اس کا ذہن اس بات کو قبول ہی نہیں کر پاتا۔ شمع جمشید کو بتاتی ہے کہ وہ تکمیل کے مراحل سے گزر رہی ہے۔ جمشید یہ سن کر خوش اور حیران ہوتا ہے لیکن وہ شمع پر الفاظ کے نشتر برسانا بند نہیں کرتا۔ عبدالمعید کی سالگرہ ہوتی ہے سکینہ آسیہ (انکل شفیق کی بیوی) کے ساتھ مل کر سارے انتظامات کرتی ہے وجاہت بھی وہی موجود ہوتا ہے۔ خدیجہ بیگم حسن کی پریشانی دیکھتے ہوئے حکیم اللہ سے ہر رشتہ ختم کرنے کی بات کرتی ہیں۔ وہ اب مزید کوئی تعلق حکیم اللہ سے نہیں رکھنا چاہتی ہیں۔ حکیم اللہ کی وجہ سے پہلے بھی ایک زندگی برباد ہو چکی تھی۔ فجیعہ حسن کا انتظار کرتے کرتے تھکنے لگتی۔ ایسے میں بانو آپا ہی اسے سہارا دیتی ہیں۔ وہ چاہتی ہیں کہ فجیعہ سب بھول کر آگے بڑھ جائے لیکن یہ اس کے لیے ممکن نہیں تھا۔ تب ہی وہ فلیٹ جہاں حسن کی یادیں تھیں کرائے پر دے دیتی ہیں۔ آغا حویلی میں ایک بار پھر سب جمع ہوتے ہیں کلیم اللہ حکیم اللہ پر برہم ہوتے ہیں اور حسن کو واپس لندن لے جانے کی بات کرتے ہیں۔ حکیم اللہ کسی صورت یہ بات نہیں مانتے اور حسن اور ہاجرہ کے رشتے کی بات کرتے ہیں ایسے میں ہاجرہ آگے بڑھ کر رضا سے شادی کی خواہش ظاہر کرتی سب کو حیران کر دیتی ہے۔

(اب آگے پڑھیے)

❁.......❁.......❁.......❁

کوئی پگھلا ہوا سیسہ تھا جو آغا حویلی میں موجود ہر ایک شخص کے کانوں میں انڈیل دیا گیا تھا۔ ہاجرہ کے الفاظ سنتے ہی سب پر ایک سکتہ طاری ہو گیا تھا۔ ورطۂ حیرت میں ڈوبا رضا اپنی سماعت پر یقین نہ کر پا رہا تھا۔

"تمہارا دماغ خراب ہے۔" چلانے والا جمشید تھا' وہ کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ ساری عمر جس پر حکم چلاتا رہا ہے وہ اب اس کے مقابلے میں آ کھڑا ہو جائے اور اس کا ہم زلف کہلائے۔

"سمجھا لو اسے ورنہ....." آغا حکیم اللہ قہر آلود نگاہوں سے ہاجرہ کو دیکھ کر رافیہ سے مخاطب ہوئے۔

"جب آپ اب تک نہیں سمجھ سکے تو یہ کیسے سمجھے گی آغا حکیم اللہ۔" رافیہ نے کڑوے کسیلے لب و لہجے میں انہیں مزید طیش دلایا' گو کہ ہاجرہ کی بات پر انہیں بھی بے حد حیرانی ہوئی

صباء ایشل

ترک تعلقات کی مجھ کو خبر نہیں
بس یہ ہوا وہ میری دعا سے نکل گیا
جس کے بغیر دل دھڑکنا محال تھا
اک شام سر شام وہ دل سے نکل گیا

"شاہ تُو پاس ہو تو بڑے سکون کی نیند آتی ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے میری ساری عمر کی تھکاوٹ پل میں اتر گئی ہو۔ سچی ایسا لگتا ہے رب نے میرا سارا سکون تیرے پاس جمع کردیا ہے۔" آنکھیں موندے اس کے سینے پر سر رکھے نیند کی کیفیت میں وہ ہولے ہولے اسے اپنے احساس سنا رہی تھی۔

"جانتا ہوں پگلی...... ایسے تو نہیں تجھے گھر والوں سے لڑ کر شہر لے آیا۔ اب چپ کر کے سوجا۔ صبح مجھے اسٹوڈیو بھی جلدی جانا ہے۔" شاہ نے بند آنکھوں سے اسے سرزنش کی۔

"سارا دن میرے پاس نہیں ہوتا اور رات کو تُو میری داستان سنے بغیر سو جاتا ہے۔ تُو جانتا ہے ناں میں گھنٹوں تیرا انتظار کرتی ہوں پھر کچھ پل تیرے ساتھ کے میسر آتے ہیں اور نیند ہمیں اپنی آغوش میں بھر لیتی ہے۔ میرا دل نہیں بھرتا شاہ...... میرا دل کرتا ہے کہ......"

"کہ ایک لمبی چاندنی رات ہو۔ تمہارا سر میرے کاندھے پر ہو تم بولتی جاؤ میں سنتا رہوں۔ پھر میں بولوں اور تم سنو۔ ہاتھوں میں ایک دوجے کا ہاتھ ہو‘ دل میں ایک دوجے کا پیار ہو‘ آنکھوں میں خمار ہو پھر وقت ٹھہر جائے اور وہ رات کبھی نہ تمام ہو۔ ہم ساری عمر ایسے ہی محبت‘ خلوص و چاہت سے کسی تیسرے شخص کی آہٹ کے بغیر ایک دوسرے کے سنگ اسی رات میں زندہ رہیں۔"

"ہاہاہا...... شاہ تمہیں یاد ہو گیا ناں یہ۔" شاہ نے اس کی بات کاٹ کر مکمل کی تو وہ مدھر ہنسی ہنسنے لگی پھر وہ ایک ہاتھ چہرے کے نیچے رکھ کر اس کا چہرہ بغور دیکھنے لگی۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہے؟"

"دیکھ رہی ہوں کہ میں کتنی خوش قسمت ہوں کہ رب سوہنے نے میرے واسطے تجھے چنا۔" اس کا لہجہ سادہ اور الفاظ سچ کے عکاس تھے۔

"نوراں...... اتنا پیار نہ کر مجھے کہ کل اگر میں نہ رہو تو......"

"بس...... بس شاہ آگے اک لفظ وی نہیں۔ ایک لفظ وی نہیں۔ تجھے اک خراش وی آجائے تو میرا سانس رکنے لگتا ہے۔ رب تجھے میری حیاتی وی لگا دے۔ دوبارہ ایسی بات نہ کرنا...... کبھی نہ کرنا۔" نوراں جھٹکے سے اٹھ بیٹھی‘ اس کی سیاہ آنکھوں میں موتی چمکنے لگے تھے۔ گلابی ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر وہ اپنی سسکیاں روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔ شاہ کی بات سیدھا اس کے دل کو لگی تھی۔ شاہ مراد اسے تکلیف

ام اقصیٰ

> مکمل دو ہی دانوں پر یہ تسبیح محبت ہے
> جو آئے تیسرا دانا یہ ڈوری ٹوٹ جاتی ہے
> مقرر وقت ہوتا ہے محبت کی نمازوں کا
> ادا جن کی نکل جائے قضا بھی چھوٹ جاتی ہے

آویزاہ کی آنکھ کھلی تو سب سے پہلے سامنے لگی دیوار گیر گھڑی پر نگاہ گئی۔ پانچ چھیالیس کاموں کا پہاڑ تھا جو اس کے اوپر آن گرا تھا۔ آٹا گوندھا ہوا نہیں تھا۔ عالی اور ولی کے یونیفارم بھی رات گیلے تھے تو اس نے استری نہیں کیے تھے۔ عارفین ابھی اٹھ کر جو رونا شروع ہوتی تو آدھا گھنٹہ اسے چپ کروانے میں ضائع ہونا تھا۔ وہ فوراً پیروں میں چپلیں اڑس کے واش روم کی جانب لپکی' منہ پر دو چار چھپاکے مارے بالوں کو دو بل دے کر کیچر جکڑے، شیشے میں ایک نظر خود کو دیکھتے نماز کا خیال آیا، کل سے ان شاءاللہ ہر روز والا وعدہ دہراتی وہ لاؤنج کی جانب آئی، عالی اور ولی کے یونیفارم پریس کیے۔ ساتھ ساتھ عارفین کو بھی پچکارتی رہی۔

کچن میں آ کر سب سے پہلے آٹا گوندھا، آلو چھیل کے کاٹنے ہی لگی تھی کہ عارفین کی ریں ریں چیخوں میں بدل گئی تھی۔ فٹافٹ اس کے لیے فیڈر بنایا۔ گود میں عارفین کو بٹھائے فیڈر پلانے کے ساتھ ساتھ فرائز کے لیے آلو بھی کاٹتی رہی۔ ساتھ میں عالی اور ولی کو آوازیں بھی دیتی۔ دونوں اٹھنے میں نخرے نہیں کرتے تھے۔ پر اٹھ کر بہت مستیاں اور لڑائیاں کرتے تھے۔ دونوں میں چودہ ماہ کا وقفہ تھا۔ سو دوستی کے ساتھ لڑائی بھی خوب ہوتی۔ آزر آفس کے وقت ہی اٹھتے پارٹ ٹائم جاب بھی کرتے تھے۔ رات نو بجے واپسی ہوتی تھی۔ سو آویزہ انہیں گھریلو اور بچوں کے جھمیلوں سے دور ہی رکھتی تھی۔ عالی اور ولی اٹھ چکے تھے۔ دونوں کا منہ دھلا کے آویزہ عارفین کو لاؤنج میں لٹا کے کچن کی جانب آئی۔ بچوں کے لیے پراٹھے بنائے، رات کا سالن گرم کیا۔ آملیٹ بنا کے میز تک آئی۔ دونوں کو ناشتہ کروانا الگ ہی ایک معرکہ تھا۔

''جلدی بی بی جلدی......'' وہ ایک کے بعد ایک نوالہ دونوں کے منہ میں ٹھونستی رہی۔ بہ مشکل ایک چھوٹا پراٹھا دونوں نے لڑتے اور مستیاں کرتے ختم کیا تو آویزہ نے دونوں کو واش روم میں بھیجا، برش پر پیسٹ لگا کے ہاتھ میں پکڑائے اور دونوں کی ٹائیاں بیلٹ جرابیں ایک ہی جگہ پر رکھیں، کچن میں آ کر دونوں کے لیے فرائز بنائے لنچ باکس تیار کیے۔ دونوں کی بوتلیں دھو کے پانی بھرا اور تولیہ لیے واش روم کی جانب بڑھی۔

''مما مجھے ٹاول لپیٹ کے تھوڑی دیر بیٹھنا ہے۔'' عالی کی ہمیشہ سے ایک ہی ضد ہوتی۔ عارفین نے پھر سے چلانا شروع کر دیا تھا اس کی چیخ و پکار کے دوران ہی آویزہ نے دونوں کو تیار کیا۔ شوز پہنا ہی رہی تھی کہ وین کا ہارن بجا دونوں کے بیگ اٹھائے وین میں بٹھایا اور عارفین کو سیریلیک کھلانے بیٹھ گئی۔ اتنے میں آزر آنکھیں ملتے ہوئے آئے۔ شکر ہے تھوڑا تنگی سے ہی سہی وہ ہر ہفتے کی شام ان کے پورے ہفتے کے کپڑے پریس کر کے رکھ دیا کرتی تھی۔ پھر سے کچن میں آئی آزر اور اپنا

اُم ہانی

جن سے غم انتہا کے ملتے ہیں
ان سے ہم مسکرا کے ملتے ہیں
اہل دانش کی آستین میں بھی
دیکھیے بت انا کے ملتے ہیں

"بہورات کو سمیر کا ایک دوست اپنی بیگم کے ساتھ آرہا ہے، تمہاری اور فیضان کی شادی کی مبارک باد دینے۔ کھانے میں کیا ہونا چاہیے یہ تم اور اسوہ مل کر طے کرلو۔ بس زیادہ اہتمام مت کرنا۔ اتنا کرو کہ آسانی سے سب کام نبٹ جائیں اور تم وقت سے تیار ہو کر مہمانوں کے ساتھ بیٹھ سکو۔" وہ اپنی کپڑوں کی الماری درست کررہی تھی جب امی نے آکر اسے بتایا۔ اس نے مسکرا کر اپنا کام سمیٹا اور جلدی سے کچن کا رخ کیا۔

اسوہ اس کی نند تھی جس سے اس کی اچھی دوستی ہوگئی تھی۔ دونوں نے مل کر رات کے کھانے کا مینو سوچا اور مل کر کھانا پکانا شروع کردیا۔ سمیر اس کا دیور تھا جس نے آفس سے فون کرکے امی کو اپنے دوست کی آمد کا بتایا تھا۔ وقت بھی ایسا تھا کہ کھانے کے بغیر کسی کو بھیجنا معیوب لگ رہا تھا اور اتنا لمبا چوڑا اہتمام بھی اتنی جلدی میں ہو نہیں سکتا تھا۔ ابھی ان کے آنے میں دو گھنٹے تھے۔ تب تک دونوں مل کر تین ڈشز تو پکا ہی لیتیں۔

"یوں کرتی ہوں کہ میں اپنے جہیز کے برتن نکال لیتی ہوں۔ شادی کو مہینہ ہونے والا ہے اور ابھی تک میں نے انھیں استعمال نہیں کیا۔" حنا کا دل چاہا کہ وہ اپنے جہیز کے برتنوں کو نکال کر انھیں استعمال کرے۔ جیسے ہر لڑکی کا دل چاہتا ہے کہ وہ اپنے جہیز کی چیزوں کو استعمال میں لائے۔

"جیسے آپ کو بہتر لگے بھابی۔" اسوہ مسکرا کر جلدی جلدی پیاز کاٹنے لگی جب کہ حنا برتن نکال کر میز پہ سیٹ کرنے لگی۔

"ارے یہ کیا؟ یہ نئے برتن نکال کر تم سیدھا انھیں میز پہ لگانے لگی ہو پہلے انھیں پاک تو کرو۔ پاک کیے بنا انھیں کیسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔" امی اسی وقت ڈرائنگ روم میں داخل ہوئیں۔

"کیا مطلب امی؟ نئے برتن ہیں تو پاک ہی تو ہوں گے۔ ناپاکی کیا بات؟" اس کی سمجھ نہیں آیا کہ امی کیا کہنا چاہ رہی ہیں۔

"ارے کیا خاک پاک ہوں گے۔ پہلے برتنوں کو دھو کر پاک کرتے ہیں تاکہ ہر طرح کے میل کچیل اور گندگی سے پاک ہوجائیں پھر انھیں استعمال کرتے ہیں۔ ورنہ دنیا جہاں کا گند کھانے کے ذریعے اندر اترتا ہے۔ ابھی جو استعمال کرنے ہیں انھیں پاک کرلو بعد میں جب وقت ملے گا تو سارے برتن دھو کر پاک کرلینا۔" حنا ان کی بات سمجھ کر برتن دھونے چل دی۔ اس نے برتن دھو کر خشک کیے اور میز پہ لگادیے۔ رات کے کھانے پہ سب نے حنا اور اسوہ کی مہمان نوازی کی داد دی تو ان کی ساری محنت وصول ہوگئی۔ کھانا بڑے اچھے اور دوستانہ ماحول میں کھایا گیا تھا۔

حنا کی شادی خاندان سے باہر بالکل اجنبی لوگوں میں ہوئی تھی۔ رشتہ کوئی رشتے دکھانے والی ماسی لائی تھی۔ ہر طرح سے چھان بین کرکے بات پکی کردی گئی تھی۔ اچھے لوگ تھے لیکن

biazdill@naeyufaq.com

میمونہ رومان

ارم کمال..... فیصل آباد

نہ کر طبیب یوں کوشش میرے درد کو سمجھنے کی
تو عشق کر پھر چوٹ کھا، پھر لکھ دوا میرے درد کی

حمیرا قریشی..... حیدرآباد، سندھ

محبت تیرے شہر کے حالات بدل گئے
کہانی وہ ہی رہی پر کردار بدل گئے
جان دینے کا عہد تھا جان لے کر ہوئے رخصت
وفا کے اہل نہ تھے وہ زباں دے کر مکر گئے

فریدہ فری یوسفزئی..... لاہور

روئی کہاں ہوں ابھی دل کھول کر فری
دو آنسوؤں میں ہی میرے طوفان آ گیا

ثناء فرحان..... ملتان

آسیب زدہ گھر کا میں وہ در ہوں محسن
دیمک کی طرح کھا گئی ہے جسے دستک کی تمنا

عثمان عبداللہ..... کراچی

ایک پتھر ادھر آیا ہے تو اس سوچ میں ہوں
جانے اس شہر میں کس سے شناسائی ہے

دلشاد نسیم..... لاہور

تم نے دیکھا ہے کبھی شام کے بعد
کتنے چپ چاپ ہوتے ہیں شجر شام کے بعد

حافظہ سمیرا..... 157 این بی

تیری رحمتوں پہ ہے منحصر، میرے ہر عمل کی قبولیت
نہ مجھے سلیقہ التجا نہ مجھے شعور نماز ہے

ارم صابرہ..... تلہ گنگ

درد کا فاصلہ گھٹے بھی تو کس طرح
شب فراق کٹے بھی تو کس طرح
اک دل تھا وہ بھی نہ رہا پاس
راہ وفا میں لٹے بھی تو کس طرح

پروین افضل شاہین..... بہاولنگر

کون اب روز روز یاد کرے
ہم اسے حفظ کر کے بیٹھے ہیں

سباس گل..... رحیم یار خان

بہت تھکن ہے میری نیم باز آنکھوں میں
کہو نہ نیند سے آ جائے آج کی شب تو

الفت عباسی اینڈ فائزہ عباسی..... چناری آزاد کشمیر

بچھڑ گیا ہے تو اس کا ساتھ کیا مانگوں
ذرا سی عمر ہے غم سے نجات کیا مانگوں
وہ ساتھ ہوتا تو ہوتی ضرورتیں بھی بہت
اکیلی جان کے لیے کائنات کیا مانگوں

کوثر ناز..... حیدرآباد

اب کیسے کرے گا وہ سب کا سامنا فراز
محبت نہ کرنے کی سرعام جس نے قسم کھائی تھی

کہکشاں خالد ملک..... گجرات

کسی آنکھ میں نہیں اشک غم تیرے بعد نہیں ہے کچھ بھی کم
تجھے زندگی نے بھلا دیا تو بھی مسکرا اسے بھول جا
جو بساط جاں ہی الٹ گیا وہ جو راستے میں پلٹ گیا
اسے روکنے سے حصول کیا اسے مت بلا اسے بھول جا

عائشہ پرویز..... کراچی

یہ دل نہ جانے کیا کر بیٹھا
مجھ سے بنا پوچھے یہ فیصلہ کر بیٹھا
اس زمین پر کبھی ٹوٹا تارا بھی نہیں گرا
یہ نادان چاند سے دل لگا بیٹھا

روبینہ اکرم چوہدری..... قصور

بھلا بارش سے کیا سراب ہوگا
تمہارے وصل کا پیاسا دسمبر
گزر جاتا ہے سارا سال یوں تو
نہیں کٹتا مگر تنہا دسمبر

امبر گل..... جھڈو، سندھ

جب تم بھی نہیں ہو پاس مرے نئے سال کا جشن منائیں کیا
نئے سال کا پہلا چاند ہے نکلا ہم تنہا مانگیں دعائیں کیا
وہ تیرا ملنا وہ ساتھ چلنا تو اب خواب و خیال ہوا
جس سفر میں مل کے بچھڑ گئے ہم اب تم کو یاد دلائیں کیا

نعیم انصر ہاشمی..... نامعلوم

ڈش مقابلہ

طلعت آغاز

لگن کی مچھلی

اجزاء:۔

مچھلی کے فلے (کوئی بھی لے لیں)	ڈیڑھ کلو
بڑی الائچی (پسی ہوئی)	ایک عدد
بھنا سفید زیرہ	ڈیڑھ چائے کا چمچ
پسی ہوئی سونف	ڈیڑھ چائے کا چمچ
پسی ہوئی مرچ	ڈیڑھ چائے کا چمچ
پسا ہوا دھنیا	ڈیڑھ چائے کا چمچ
انار دانہ (پیس لیں)	دو چمچ
املی کا گودا	3 کھانے کے چمچ
ہرا دھنیا (چوپ کیا ہوا)	3 چمچ
نمک	حسب ذائقہ
تیل	تین کھانے کے چمچے

ترکیب:۔

جاذب کاغذ سے مچھلی کے ٹکڑے کو خشک کر لیں۔ ایک پیالے میں نمک لال مرچ دھنیا زیرہ سونف الائچی اور انار دانہ ملا لیں۔ اس مصالحے کو مچھلی پر اچھی طرح سے لگالیں۔ فرائنگ پین گرم کر کے مسالا لگے مچھلی کے ٹکڑے رکھیں اور اس کے اوپر ڈیڑھ چائے کا چمچ املی کا گودا اور ڈیڑھ کھانے کا چمچ گرم تیل ڈالیں۔ 5 منٹ مچھلی کے ٹکڑوں کو پلٹ کر باقی املی کا گودا اور باقی تیل ڈالیں اور دوسری جانب سے 5 منٹ پکانے کے بعد ڈش میں نکال لیں مزے دار مچھلی کو ہرے دھنیے سے سجا کر پیش کریں اور مجھے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ثناء فرحان.....ملتان

رس ملائی

اجزاء:۔

دودھ	ایک کلو
خشک دودھ	ایک کپ
بیکنگ پاؤڈر	ایک چائے کا چمچ
انڈہ	ایک عدد
چینی	ایک کپ
گھی	ایک کھانے کا چمچ
الائچی	پانچ عدد
بادام/پستے	حسب ضرورت

ترکیب:۔

دودھ میں چینی الائچی اور بادام پستے ڈال کر ابال لیں۔ خشک دودھ میں بیکنگ پاؤڈر انڈہ اور گھی ملا کر گوندھ کر رکھ لیں۔ (اگر گھی جما ہوا ہے تو زیادہ بہتر ہے) ہاتھ چکنے کر کے چھوٹی چھوٹی ٹکیہ بنائیں۔ دودھ میں جوش آجائے تو درمیانی آنچ کر کے ساری ٹکیاں ڈال دیں۔ چمچ چلاتے رہیں تھوڑی دیر بعد جب یہ پھول جائیں اور دودھ گاڑھا ہو جائے تو اتار لیں اور ٹھنڈا کر کے پیش کریں۔

کنول اینڈ رابعہ چودھری.....گجرات

کھڑے مسالے کا قورمہ

اجزاء:۔

مرغی	ایک کلو
لہسن (ہوائیاں کاٹ لیں)	ایک پوتھی
ٹماٹر (گول سلائس کاٹ لیں)	تین عدد
ثابت دھنیا (موٹا کوٹ لیں)	ایک کھانے کا چمچ
پیاز (درمیانی)	تین عدد
ادرک (باریک کاٹ لیں)	دو انچ کا ٹکڑا
دہی (ململ کے کپڑے میں ڈال کر پانی نچوڑ لیں)	ایک کپ
ثابت گرم مسالا	ایک چائے کا چمچ
لونگ	چار عدد
دار چینی	تین اسٹک
چھوٹی الائچی	چھ عدد
بڑی الائچی	تین عدد
زیرہ	ایک کھانے کا چمچ
سیاہ مرچیں (کٹی ہوئی)	آدھا چائے کا چمچ
جائفل پاؤڈر	ایک چٹکی
جاوتری پاؤڈر	ایک چٹکی

biazdill@naeyufaq.com

ایمان وقار

غزل

خواب اترا عجیب آنکھوں میں
ایسی وحشت غریب آنکھوں میں
آج کی شب جاگ اٹھی قسمت
آئے وہ خوش نصیب آنکھوں میں
کل تک میلوں کے فاصلے تھے اور اب
ہائے اتنے قریب آنکھوں میں
اب نہ دیکھے انہیں کوئی دوجا
کھٹک رہے ہیں رقیب آنکھوں میں
وہ جو حاسد ہیں سہہ نہیں پاتے
گل ہمارے حبیب آنکھوں میں

سباس گل..... رحیم یار خان

شہادت فاروقؓ و حسینؓ

آؤ ذرا آج تجدید عہد کریں
آؤ وفائے علم تھام لیں
چلو آج پھر تصور کی وادی میں
چشم بینا وا کر کے
پہنچی جب میں محرم کے مہینے میں
تو لہو ہی لہو ہر طرف بکھرتا نظر آیا
آغاز محرم میں ہوئے شہید فاروق اعظمؓ
دین حق کے لیے دین مبیں کے لیے
کفر کو ناکوں چنے چبوا کر
اسلام کا پرچم لہرا کر
باطل کے چھکے چھڑوا کر
عدل و وفا کا پیکر
لہو میں تر بتر نظر آیا
فرمایا جس کے لیے مصطفیٰ ﷺ نے
ہوتا بعد میرے نبی تو عمرؓ ہوتا
بنا ہے جو مکین حجرہ عائشہؓ
ملا مدفن جنہیں روضہ اطہر میں
داماد علیؓ ہمراز رسول ﷺ، جانشین صدیقؓ
تیری عظمت کو لاکھوں کروڑوں سلام
بھونکے جو تیری شان پر وہ لعین ہے مردود ہے
یہی میرا ایمان ہے یہی میرا ایقان ہے
روانی نیل قائم ہے تیرے دم سے
تو آج بھی دھڑکتا ہے ہر دل مسلم میں
اے خلیفہ دوئم تیری عظمت کو سلام
ہائے جب پہنچی میں دس محرم پر
تو دل کانپ اٹھا وجود لرز اٹھا
تصور میں آیا میدان کربلا
اک کربناک منظر آیا سامنے
حسینؓ اٹھائے ہوئے لخت جگر کو
جب بدبخت ناری نے مارا تیر بچے کو
بھر گئے ہاتھ لہو سے حضرت حسینؓ کے
پھر بھی نہ ہٹا پیچھے نانا کے دین سے
قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
حسینؓ زندہ باد ہے، زندہ باد ہے
شاہ کربلا کی عظمت کو سلام
جو رسول کا نواسہ اور بیٹا ہے بتولؓ کا
جو لاڈلا صدیقؓ و عثمانؓ و فاروقؓ کا
حسینؓ زندہ باد ہے، حسینؓ زندہ باد ہے
جنت کے نوجوانوں کا سردار حسینؓ ہے
حسینؓ وہ جوان ہے جو قاری قرآن ہے
وفائے حسینؓ، ایثار حسینؓ کو سلام ہے سلام ہے
حسینؓ و عمرؓ ہیں صحابی مصطفیٰ ﷺ
ایک ہے سسر تو دوسرے نواسہ مصطفیٰ ﷺ
پڑھو ان کی سیرتیں پاؤ گے تم فلاح دارین
ان سے جو جلے گا ذلیل و رسوا ہوگا
ان کی شہادتوں سے دین حق کو جلا ملی
شاز تو یہی کہے گی کہ
بغض عمرؓ مردہ باد حب عمرؓ زندہ باد ہے

dish@aanchal.com.pk

ہما احمد

آنچل کی سوئیٹ فرینڈ کے نام

آنچل کی پیاری پریوں کیسی ہو، امید ہے خیریت سے ہوں گی۔ آپ سب پریوں میں سے ایک پری میں بھی ہوں جسے آنچل سے بہت زیادہ پیار ملا ہے۔ میں آپ سب کا لکھا بہت شوق سے پڑھتی ہوں اور بہت کچھ سیکھتی بھی ہوں۔ سب سے پہلے پروین افضل آپی بیٹے کے لیے بہت بہت مبارک اللہ آپ کو منیب الحسن کے ساتھ اپنے گھر میں ڈھیروں خوشیاں دیکھنا نصیب فرمائے (آمین) ویسے ہماری مٹھائی کہاں ہے، اکیلے اکیلے مت کھا جایئے گا (ہاہا) مدیحہ نورین مہک کیسی ہو ہمیں بھول تو نہیں گئیں۔ تبسم بشیر تم کہاں غائب ہوجاتی ہو۔ تمہارے جانے سے رونق چلی جاتی ہے (مسکا نہیں ہاہاہا) فائزہ شاہ، ارم آصف، امن فلک، ایمان غفور، زرناب خان، رقیہ ناز، میری نگارشات پسند کرنے کے لیے بہت بہت شکریہ۔ ماریہ نذیر اکیس نومبر کو تمہاری سالگرہ تھی پیپی برتھ ڈے ٹو یو۔ حرا، فاریہ، ارم آصف، رقیہ ناز، نجم انجم، پروین افضل، مدیحہ مہک، تبسم بشیر، عائشہ شکیل آپ سب کو ڈھیر ساری دعائیں اور پیار۔

ام ہانی شاہد..... ڈگری

آنچل دوستوں اور دل کے نام

السلام علیکم! کیسی ہو آپ سب امید ہے ٹھیک ہوں گی۔ الگ سا پیغام سب کے نام۔

آنچل

کاش سچ یہ میرا سپنا ہوجائے
جان سے بھی پیارا آنچل اپنا ہوجائے
خدا ہماری دوستی کو سلامت رکھے
ورنہ لفظ دوستی ہی فنا ہوجائے

نازیہ کنول نازی

دعاؤں کے پھول ہم آپ کے نام کرتے ہیں
آپ کی مسکراہٹوں کو سلام کرتے ہیں
بن جائے آپ کی زندگی نعمتوں سے جنت
یہ دعا ہم صبح و شام کرتے ہیں

سمرا شریف طور

دعا دیتا ہے دل تجھے پرسکون رہنے کی
نظر نہ لگے تجھے کبھی زمانے کی
سدا رہے تیری ادا مسکرانے کی
سمیٹ لے تیرا دل ہر خوشی زمانے کی

رفعت

حیران نہ ہو کہ یوں میرے یاد کرنے پر
تعلق جن سے دل کو ہو وہ اکثر یاد آتے ہیں

میڈم فلک

مجھے اس کی آواز سنائی دی تو اندازہ ہوا
کہ بعض آوازیں بھی جسم میں جان ڈال دیتی ہیں

مہک

چھوڑ دیا اس کا انتظار کرنا میں نے
جب رات گزر سکتی ہے تو زندگی بھی گزر جائے گی

لائو

آؤ آج پھر کھیلیں کبھی جو کھیل کھیلا تھا
تیری خیرات پھر بھی میرا کشکول شیشہ تھا

ایس حیات

نفرت کرتے ہو نا مجھ سے تو اس قدر کرنا
کہ میں دنیا سے جاؤں اور تیری زبان پر لفظ شکر ہو

دل (وانی)

مجھے جو تم نے بھلایا بہت شکریہ
پھر پلٹ کر نہ بلایا بہت شکریہ
ہر گھڑی دل جلاتی ہیں حیات کی باتیں
تم نے ہی جلایا، بہت شکریہ
پہلے بخشی تم نے لبوں کو ہنسی
پھر مجھ کو رلایا بہت شکریہ
میں جو روٹھا تھا رونق زندگی سے
زندگی سے ملایا، بہت شکریہ
جب مشکل سے سیکھا جینے کا ڈھنگ
پھر زہر جدائی پلایا، بہت شکریہ

آپ سب کی دسمبر سے شروع ہوکر مارچ تک جاری رہنے والی سالگرہ بہت بہت مبارک ہو، ہر قدم پر کامیابی نصیب ہو آمین۔ میرا آپ سب کے نام آخری پیغام ہے جو کوئی غلطی ہوئی ہو معافی

dish@aanchal.com.pk

جویریہ سالک

جنت اور جہنم

ترجمہ:۔"(یعنی) رہنے والے باغات جن کے دروازے ان کے لیے کھلے رکھے جائیں گے۔"

اہل جنت کے لیے جنت کے دروازے کھلے رکھے جانے کا ذکر سورۃ الزمر کے آخری رکوع میں بھی آیا ہے۔ بلکہ وہاں اس حوالے سے اہل جنت کے دروازے پہلے سے ہی کھلے ہوں گے۔ جیسے کسی مہمان کا انتظار کھلے دروازوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ یعنی جس مہمان کا باقاعدہ انتظار ہو اس کے لیے یوں نہیں ہوتا کہ پہلے دروازہ بند ہو اور اس کے آنے پر ہی اسے کھولا جائے۔ چنانچہ جنتی مہمانوں کے لیے جنت کے دروازوں کو پہلے سے ہی کھول کر رکھا جائے گا۔ اس کے برعکس اہل جہنم کو ہانک کر جب جہنم کی مثال کی مثال جیل کی سی ہے اور جیل کے دروازوں کو معمول کے مطابق بند رکھا جاتا ہے۔ البتہ جب کوئی نیا مجرم آتا ہے تو اسے داخل کرنے کے لیے اس کے کھولنے کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔

......☆☆......

توبہ کرنا

رسول ﷺ فرماتے ہیں۔" بندہ گناہ کرتا ہے تو کہتا ہے۔ میرے پروردگار میں گناہ کر بیٹھا ہوں تو اسے بخش دے تو اس کا رب فرماتا ہے۔ کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخش بھی سکتا ہے اور اس گناہ پر مواخذہ بھی کرسکتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو بخشش دیا۔ پھر جس قدر اللہ چاہتا ہے وہ شخص گناہ سے باز رہتا ہے، لیکن پھر وہ گناہ کر بیٹھتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب میں گناہ کر بیٹھا ہوں اسے معاف فرما دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخش سکتا ہے اور اس پر مواخذہ بھی کرسکتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر جس قدر اللہ چاہتا ہے وہ شخص گناہ سے باز رہتا ہے۔ لیکن پھر گناہ کر بیٹھتا ہے۔ اے میرے رب میں ایک اور گناہ کر بیٹھا ہوں مجھے معاف فرما دے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف کرسکتا ہے اور اس پر مواخذہ بھی کرسکتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو معاف کردیا وہ جو چاہے سو کرے۔" (متفق علیہ)

ندا رضوان...... کراچی

جانتے ہو محبت کیا ہے!

چودہ سو سال پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر رات تہجد میں روتے ہوئے دعا کرنا کہ یا اللہ میری امت کو بخش دے۔

کون کہتا ہے محبت بن دیکھے نہیں ہوتی

ہم امتیوں ہی کی مثال لے لو

تبسم شہزادی...... جڑانوالہ

معلومات

❁ صرف نر مینڈک ہی ٹراتے ہیں۔

❁ صرف نر لال بیگ (کاکروچ) ہی اڑ سکتے ہیں۔

❁ پرندوں میں سب سے زیادہ عمر "گدھ" کی ہوتی ہے۔

❁ بندر وہ واحد جانور ہے جو مختلف رنگوں میں تمیز کرسکتا ہے۔

❁ روشنی صرف مادہ جگنو ہی دیتی ہے۔

❁ چمگادڑ کی آنکھیں نہیں ہوتیں۔

❁ مکڑی کا جال صرف مکڑا بناتا ہے۔

❁ جھینگر اپنے منہ سے شور نہیں مچاتے ان کے پیروں کی رگڑ سے پیدا ہوتا ہے۔

❁ کلوروفام کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے۔

❁ مچھر کے بائیس (22) دانت ہوتے ہیں۔

مسز نگہت غفار...... کراچی

خیال رکھنا

موت کے بعد انسان پانچ حصوں میں تقسیم ہوجائے گا۔

❖ مال وارث لے جائیں گے۔

❖ روح ملک الموت کے قبضے میں ہوگی۔

❖ گوشت کیڑے مکوڑوں کی خوراک بن جائے گا۔

❖ ہڈیاں مٹی کھا جائے گی۔

ہم سے پوچھئے

شمائلہ کاشف

امن ملک......نور پور

س:۔شمی اتنا عرصہ میں غائب رہی مجھے مس کیا تھا؟

ج:۔نہیں خوشی منائی تھی کہ جان چھوٹی لیکن تم کہاں جان چھوڑنے والی بھلا۔

س:۔اچھا اچھا اب آنسو تو مت بہاؤ اب کہیں نہیں جاؤں گی۔

ج:۔اللہ اللہ تم اور مجھے رلاؤ، روئیں گے تو میرے دشمن اِدھر اُدھر کیا دیکھ رہی ہو تم ہو ناں۔

س:۔رات کو خواب میں دیکھا آپ دھواں دھار رو رہی تھیں کیا کٹا کھل گیا تھا۔

ج:۔ہاں اب بتا بھی دو کہ تم کھل کر کہاں گھاس چرنے گئی تھیں۔

س:۔آپی یہ تو بتاؤ کہ مشکل میں ہر کوئی ساتھ کیوں چھوڑ جاتا ہے؟

ج:۔تم خود سب سے بڑی مشکل ہو۔ اب ہم کیسے پیچھا چھڑائیں کوئی مجھے بتائے۔

س:۔اچھا اب اپنا ٹوٹا ہوا جوتا رکھ دو جا رہی ہوں۔

ج:۔نہیں لے جاؤ ورنہ بعد میں کہو گی کچھ کھلایا بھی نہیں۔

س:۔ویسے ایک بات تو بتاؤ میں پھر آ جاؤں ٹاٹا۔

ج:۔بس کر دو ابھی تو جاؤ پھر کی پھر دیکھیں گے۔

مدیحہ نورین مہک......گجرات

س:۔پیسے دے کر جانے والے مہمان کتنے اچھے ہوتے ہیں ناں؟

ج:۔پہلے پیسے تو بتاؤ کتنے ملے کہیں شگن کے پیسے تو نہیں دے گئے وہ تمہیں۔

س:۔کسی کے مرنے سے پہلے اس کی اچھائی نظر کیوں نہیں آتی؟

ج:۔وہ اپنی اچھائی پر بیٹھا ہوتا ہے اس لیے۔

س:۔کچھ لوگ خود کو بڑا مہان سمجھتے ہیں۔

ج:۔یہ تم اپنی بات کر رہی ہو یا مجھ پر طنز......؟

س:۔مرا ہوا ہاتھی سوا لاکھ کا کیوں ہوتا ہے؟

ج:۔یہ آج تم گڑھے مردے کیوں اکھاڑ رہی ہو سب خیر ہے ناں؟

س:۔بلی شیر کی خالہ ہے تو اتنی چھوٹی کیوں ہے؟

ج:۔چھوٹی خالہ جو ہوئی پاگل۔

س:۔چالاک لومڑی ہوتی ہے اور دو دماغ بندر کے ہوتے ہیں؟

ج:۔تم اپنی اور ان کی مثال دے رہی ہو، ابھی سے توبہ۔

س:۔یہ لڑکیوں کے ہاتھ کالے اور منہ اتنا گورا کیوں ہوتا ہے؟

ج:۔ہاتھوں سے برتن جو مانجھتی ہیں اب تم کام پر کب آ رہی ہو ضرور بتانا۔

اقرا کیاقت......حافظ آباد

س:۔آج لگتا ہے میں ہواؤں میں ہوں، بھلا کیوں؟

ج:۔کیونکہ تمہاری شادی ہونے جا رہی ہے اور پھر غبارے میں سے ساری ہوا نکل جائے گی۔

س:۔شمی آپی لڑکیاں عمر چھپاتی ہیں اور مرد تنخواہ آپ بتائیں آپ کیا چھپاتی ہیں؟

ج:۔تمہارے فضول سوال۔

س:۔شمی آنی دوبارہ آنا کیسا لگا؟

ج:۔مگرمچھ کے آنسو کی طرح۔

س:۔تم تو ایسے نہ تھے بھئی آپ نے مجھے دیکھتے ہی یہ جملہ کیوں کہا؟

ج:۔کیونکہ یہ تمہاری خوب صورتی کا کمال نہیں میک اپ کا ہے اس لیے۔

س:۔اچھی سی دعا کے ساتھ رخصت کریں آنچل کی محفل سے؟

ج:۔میں نے کوئی آستانہ کھول رکھا ہے ویسے بھی دعا دینے کی عمر تو تمہاری ہے۔

پروین افضل شاہین......بہاولنگر

س:۔شادی سے پہلے میرے میاں جانی پرنس افضل شاہین جب بھی بارش ہوتی تھی ہمارے ہی گھر کے آگے کیوں پھسل کر گرتے تھے؟

ج:۔تاکہ اس بہانے انہیں گھر آنے کی اجازت ملے اور تمہارے ہاتھ کے پکوڑے کھا سکیں نالائق۔ ویسے مجھے تو لگتا

ڈاکٹر شائستہ سرفراز

محمد عاطف ضلع جہلم سے لکھتے ہیں کہ میرا پہلا مسئلہ یہ ہے کہ میں بہت کمزور ہوں کوئی بیماری نہیں ہے اور کھاتا بھی ٹھیک ہوں لیکن پھر بھی کمزور ہوں تھوڑا موٹا ہونا چاہتا ہوں۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کمزوری کی وجہ سے سر میں درد رہتا ہے اور سرعت انزال کا بھی مسئلہ ہے۔ تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ رات کو پرسکون نیند نہیں آتی دماغ کمزور ہوگیا ہے تھوڑا سا کام کرنے سے ذہن تھک جاتا ہے۔ تینوں مسئلوں کے لیے مناسب دوا تجویز فرمادیں۔

محترم آپ اپنے پہلے مسئلے کے لیے خوراک میں کھجور اور دہی کا استعمال کریں اور CHINA 30 کے پانچ قطرے آدھا گلاس پانی میں دن میں تین مرتبہ لیں۔

دوسرے مسئلے کے لیے SLENIUM 30 کے دس قطرے آدھا گلاس پانی میں دن میں دو مرتبہ لیں۔

تیسرے مسئلے کے لیے AVENA-STIVA استعمال کریں ان شاء اللہ افاقہ ہوگا۔ آپ نے خط میں یہ بھی پوچھا ہے کہ اگر دوا آپ کے علاقے سے نہ ملے تو کیا کریں تو جناب آپ آخر میں دیے گئے کلینک نمبر پر رابطہ کریں اور ایزی پیسہ کے ذریعہ بھی اپنی دوا منگوا سکتے ہیں۔

طیبہ افتخار جہلم سے لکھتی ہیں کہ ان کا خط شائع کیے بغیر ان کے مسائل کا حل تجویز کیا جائے۔

محترمہ آپ آنکھوں کی کمزوری کے لیے EUP کے پانچ قطرے آدھا گلاس پانی میں تین ٹائم لیں۔

رنگ گورا کرنے کے لیے JODIUM 1m کے 10 قطرے آدھا گلاس پانی میں ہر 15 دن میں ایک مرتبہ لیں اور چہرے کے بالوں سے نجات کے لیے HAIR INHIBITOR کلینک سے منگوا لیں۔

م۔ش نامعلوم جگہ سے لکھتی ہیں کہ میری عمر 40 سال ہے نسوانی حسن میں جلدی اضافے کے لیے دوا بتا دیں اور رابطے کے لیے نمبر بھی بتادیں۔

محترمہ آپ BREAST BEAUTY کلینک سے منگوالیں۔ دوا منگوانے کے لیے آپ کلینک نمبر پر بھی رابطہ کرسکتی ہیں اور کالم کے آخر میں دیے گئے ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر کے ذریعہ بھی دوا منگوا سکتی ہیں۔

یاسمین ضلع جہلم سے لکھتی ہیں کہ ان کی بیٹی کی عمر انیس سال ہے گزشتہ چھ ماہ سے اس کے ساتھ یہ مسئلہ ہے کہ جب وہ ہاتھ میں کوئی چیز اٹھاتی ہے تو اس کے ہاتھ کانپنے لگتے ہیں جیسے رعشہ کے مریض کے کانپتے ہیں۔ دوسرے ان کو اپنی بیٹی کے بالوں کے لیے تیل بھی چاہیے۔

محترمہ آپ کی دوا اور تیل APHRODITE HAIR GROWER آپ کو وی پی کردیا گیا ہے۔

مریم فیصل آباد سے لکھتی ہیں کہ میری عمر 22 سال ہے میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرا وزن زیادہ ہے جسے کم کرنا چاہتی ہوں کچھ عرصے بعد میری شادی ہے۔ اس سے پہلے اپنا وزن کم کرنا چاہتی ہوں اس کے علاوہ میرے بال بھی پتلے اور کمزور ہیں میں چاہتی ہوں کہ میرے